

# شعبہ تعلیم: الجنة اماء اللہ برطانیہ

## حصہ تعلیمی نصاب برائے مہینہ اپریل 2023

\* سبق کے مقاصد: سورۃ عبس - آیات 1 تا 43 کی تشریح اور اہم نکات سمجھنا۔

\* برائے احمد یہ کتاب میں سے چند نکات کو سمجھنا۔

### سورۃ عبس - آیات 1 تا 43 کے اہم نکات تعلیمی نصاب صفحہ 213 تا 232

**آیات: 3-2** کہا جاتا ہے کہ عبد اللہ بن اُمّ مکتوم ایک دفعہ رسول کریم ﷺ کی مجلس میں تشریف لائے۔ یہ اس وقت تک مسلمان ہو چکے تھے۔ جب یہ رسول کریم ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوئے تو اس وقت آپ کے پاس عتبہ و شبیہ اور ابو جہل اور عباس بن عبد المطلب اور امیہ بن خلف اور ولید بن مغیرہ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ان کو بڑے شوق سے تبلیغ کر رہے تھے کہ شاید یہ مان جائیں۔ باقی ہوئی رہی تھیں کہ عبد اللہ بن اُمّ مکتوم آئے اور انہوں نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے قرآن پڑھائیے اور جو کچھ خدا تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے وہ مجھے بھی سکھائیے۔ رسول کریم ﷺ نے ان کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ جس پر انہوں نے دو تین بار اسی بات کو دوڑھرا یا چنانچہ لکھا ہے کہ ان کو علم نہ ہوا کہ رسول کریم ﷺ دوسروں سے باقی کر رہے ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے ان کے قطع کلام کو ناپسند فرمایا۔ آپ کے ما تھے پر شکن پڑے اور آپ نے ان سے اعراض کر لیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تونخ نازل ہوئی۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے بعد میں ان کو بلا کر اُن کی عزت افزائی کی اور اُن سے باقی کیس اور اس کے بعد جب کبھی وہ آپ کے پاس آتے آنحضرت ﷺ نے اُن کے لئے چادر پچھادیتے اور انہیں اُس پر بیٹھنے کے لئے کہتے۔

میرے نزدیک واقعہ یہ ہے کہ عبد اللہ بن اُمّ مکتوم رسول کریم ﷺ کی مجلس میں آئے اور انہوں نے ایسے رنگ میں سوال کیا جو دوسروں کی دل شکنی کا باعث تھا اور پھر رسول کریم ﷺ کا کلام بھی قطع ہوتا تھا۔ رسول کریم ﷺ نے اُن پر اپنی ناراضگی کو ظاہر نہیں ہونے دیا۔ صرف اتنا ہوا کہ آپ نے ما تھے پر تیوری چڑھائی اور اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ اور یہ دونوں باقی ایسی ہیں جن کو ایک اندھا شخص دیکھنہ میں سکتا۔

**آیات: 4-5** پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے معترض تجھے کس نے بتایا ہے کہ اگر عبد اللہ بن اُمّ مکتوم کی طرف توجہ کی جاتی تو وہ ضرور فائدہ اٹھاتا۔ آخر لوگ مرتع بھی ہو جاتے ہیں اور باوجود ایمان کے بڑے بڑے دعووں کے اُن پر بعض دفعہ ایسا وقت بھی آ جاتا ہے جب اُن کی تمام کوششیں ایمان کے خلاف صرف ہونے لگ جاتی ہیں۔ پس جب حالت یہ ہے تو تمہارے پاس کونسا ذریعہ ایسا ہے جس سے تمہیں پتا لگ گیا کہ فلاں شخص کی طرف توجہ کرنا زیادہ مفید تھا

**آیات: 6-7** یہاں عام انسانوں کی حالت بیان کرتے ہوئے محمد رسول اللہ ﷺ پر اعتراض کرنے والوں کا اپنا حال بیان کیا گیا ہے کہ

ان کی اپنی حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ بڑے لوگوں کی طرف تو توجہ کرتے ہیں لیکن چھوٹے درجہ کے آدمیوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ گویا رسول کریم ﷺ پر اعتراض کرنے والوں کو ان کی اپنی حالت کی طرف توجہ دلاتی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ اے معترض! تو محمد رسول اللہ ﷺ کے متعلق یہ کہتا ہے کہ جو مستغنى ہوتا ہے اس کی طرف وہ زیادہ توجہ کرتے ہیں اور جو غریب اور معمولی درجہ کا آدمی ہوتا ہے اس کی طرف وہ کوئی توجہ نہیں کرتے۔ حالانکہ اے معترض تو جو کچھ کہہ رہا ہے یہ تیری اپنی حالت ہے اور تیراذاٰتی رویہ واقعہ میں ایسا ہی ہے کہ تو امراء کی طرف توجہ کرتا ہے اور غرباء کو نظر انداز کر دیتا ہے مگر تو اپنی اس حالت کو محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرتا ہے آیات: 14- قرآن کریم کی پہلی صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ--- ہر قسم کی خرابی اور لقص سے پاک۔ گویا پہلی بات قرآن کریم کے متعلق یہ بتائی کہ وہ بزرگ کتاب ہے اور دنیا میں اس کی عزّت کی جائے گی۔ دوسری صفت--- کے معنی ہوتے ہیں اونچا کیا۔ یعنی ذلت نہ کی بلکہ اعزاز کیا۔ تیسرا صفت--- کے معنی پاکیزہ کے ہوتے ہیں۔

آیت نمبر: 18 یہ منکر انسان جو قرآن کریم سے اعراض کرنے والا ہے کتنا بڑا ناشکر گزار انسان ہے۔ اُس کے سامنے ایک ایسا عظیم الشان کلام پیش کیا جا رہا ہے جونہ صرف آپ ہی پاک ہے بلکہ اُس کے اندر یہ خصوصیت بھی موجود ہے کہ جو شخص اس کو ہاتھ لگالے وہ بھی پاک ہو جاتا ہے۔۔۔ پس یہ انسان کیسا ناشکر ہے کہ ہم نے تو اسے بڑھانے اور ترقی دینے کا سامان کیا مگر وہ الٹا اس کلام سے دُور بھا گتا ہے۔

آیت نمبر: 20 آخروہ یہ توسوچ کہ ہم نے اُس کی پیدائش کس طرح کی ہے اور کن اعلیٰ اور بلند اغراض کے لئے اُسے دنیا میں بھیجا ہے..... کیا انسان اس بات پر بھی غور نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ اُسے کس طرح پیدا کرتا ہے۔۔۔ وہ اسے ایک چھوٹے سے قطرہ سے پیدا کرتا ہے اور پھر پیدا کرنے کے بعد اُس نے اُسے چھوڑنہیں دیا بلکہ۔۔۔ کہہ کر یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور پھر اس میں ایسی طاقتیں اور قوتیں رکھیں جو ہر موقع محل کے مطابق اس سے ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔

آیت نمبر: 22 فرمایا جب انسان کو ہم موت دیتے ہیں تو اُس کے بعد اسے قبر میں داخل کرتے ہیں۔۔۔ اُس کے لئے ایک قبر مقرر کی جس میں وہ دفن کیا جاتا ہے اور یہ بھی اس کے معنی ہو سکتے ہیں کہ اُسے اُن لوگوں میں سے بنایا جن کے لئے قبر میں داخل ہونا مقدر ہے آیات: 25 چاہئے کہ انسان اپنے کھانے کی طرف دیکھے اور غور کرے کہ ہم اس کی جسمانی پرورش کے لیے کیا کچھ کرتے ہیں۔ ہم نے اُس کے لئے آسمان سے پانی بر سایا پھر ہم نے زمین کو اس کی خاطر پھاڑا۔ پھر ہم نے اُس میں سے دانے نکالے انگور پیدا کئے اور قصب پیدا کیا۔ اور پھر چارہ پیدا کیا۔۔۔ اُن تمام چیزوں کو کہتے ہیں جن کو انسان نہیں کھاتا اور نہ اُن کو بوتا ہے۔ قدر تاز میں میں سے اُگ آتی ہیں اور جانور اُن کو کھاتے ہیں۔

۔۔۔ ان تمام چیزوں کو ہم نے تمہارے فائدہ کا موجب بنایا ہے اور تمہارے آنعام کے لئے بھی۔ اس سورۃ میں اُس مخصوص نظام ارضی کی طرف اشارہ ہے جو زمین میں روئیدگی پیدا کرنے کا موجب ہوتا ہے۔

آیت: 37 فرماتا ہے جب وہ کان پھاڑ نے والی آواز آجائے گی جس دن کہ آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا، اور اپنی ماں سے اور اپنے

باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اپنے بیٹوں سے بھاگے گا۔ اُس دن انسان کے حالات ایسے ہوں گے کہ وہ گردوپیش کی طرف نہ دیکھ سکے گا اور دوسروں کی طرف وہ توجہ ہی نہیں کرے گا۔ قیامت کے دن تو لوگوں کی ایسی ہی حالت ہوگی۔

**آیات: 40-38 مونن اور کافر چونکہ دوالگ الگ گروہ میں اس لئے ان سے ہمارا سلوک بھی الگ الگ ہوگا۔ جو لوگ ہمارے احکام پر ایمان لائے ان کو ہم اپنے انعامات سے حصہ دیں گے اور جنہوں نے انکار کیا ہے ان کو اپنے عذاب سے حصہ دیں گے۔ چنانچہ فرماتا ہے اس دن کچھ چہرے ایسے ہوں گے جو روشن ہوں گے اور خوبصورت ہوں گے پس رہے ہوں گے اور خوش ہوں گے اور اللہ تعالیٰ سے بشارتیں حاصل کر رہے ہوں گے۔**

براہین احمدیہ۔ حصہ اول صفحہ 24 تا 52 حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کردہ براہین احمدیہ حصہ اول میں سے چند اہم نکات

براہین احمدیہ حصہ اول کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اُن لوگوں کو چیلنج کیا جو قرآن مجید اور آنحضرت ﷺ پر ایمان نہیں لاتے۔ فرمایا:

﴿انعامی دس ہزار روپیہ ان سب لوگوں کے لئے جو مشارکت اپنی کتاب کے فرقان مجید سے ان دلائل اور براہین حقانیہ میں جو فرقان مجید سے ہم نے لکھیں ہیں ثابت کر دکھائیں۔﴾

﴿اگر کتاب الہامی اُن کی اُن دلائل کے پیش کرنے سے قطعاً عاجز ہو تو اس عاجز ہونے کا اپنی کتاب میں قرار کر کے ہمارے ہی دلائل کو نمبر وار توڑ دیں۔﴾

﴿میں جو مصنف اس کتاب براہین احمدیہ کا ہوں یہ اشتہار اپنی طرف سے بودہ انعام دس ہزار روپیہ بمقابلہ جمیع اربابِ مذہب اور ملت کے جو حقانیت فرقان مجید اور نبوت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے منکر ہیں اتماماً للحجّة شائع کر کے اقرار صحیح قانونی اور عہد جائز شرعی کرتا ہوں کہ اگر کوئی صاحب منکر ہیں میں سے مشارکت اپنی کتاب کی فرقان مجید سے اُن سب براہین اور دلائل میں جو ہم نے دربارہ حقیقت فرقان مجید اور صدق رسالت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اُسی کتاب مقدس سے اخذ کر کے تحریر کیں ہیں اپنی الہامی کتاب میں سے ثابت کر کے دکھلوے یا اگر تعداد میں ان کے برابر پیش نہ کر سکے تو نصف ان سے یا ثلث ان سے یا ربع ان سے یا خمس ان سے نکال کر پیش کرے یا اگر بکلی پیش کرنے سے عاجز ہو تو ہمارے ہی دلائل کو نمبر وار توڑ دے۔﴾

﴿اگر اپنی کتاب کی دلائل معقول پیش کرنے سے عاجز اور قاصر ہیں یا بر طبق شرط اشتہار کی خس تک پیش نہ کر سکیں تو اس حالت میں بصراحت تمام تحریر کرنا ہوگا﴾

﴿یہ شرط ہر یک صنف کی دلائل سے متعلق ہے﴾

﴿جو دلائل اور براہین فرقان مجید کی کہ جن سے حقیقت اس کلام پاک کی اور صدق رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ثابت ہوتا ہے دو قسم پر ہیں

﴿اول وہ دلائل جو اس پاک کتاب اور آنحضرت کی صداقت پر اندر ورنی اور ذاتی شہادتیں ہیں﴾  
﴿دوسری وہ دلائل جو بیرونی طور پر قرآن شریف اور آنحضرت کی سچائی پر شواہد قاطعہ ہیں﴾  
﴿پھر ہر یک ان دونوں قسموں کی دلائل سے دو قسم پر ہے دلیل بسیط اور دلیل مرکب۔ دلیل بسیط وہ دلیل ہے جو اثبات حقیقت قرآن شریف اور صدق رسالت آنحضرت کے لئے کسی اور امر کے الحاق اور انضمام کی محتاج نہیں اور دلیل مرکب وہ دلیل ہے جو اسکے تحقیق دلالت کے لئے ایک ایسے کل مجموعے کی ضرورت ہے﴾  
﴿پس مخاصم پر لازم ہے جو ان تمام جزوی دلائل کو پیش کرے ہاں یہ اختیار ہے کہ جہاں ہم نے مثلاً کسی اصول کے اثبات پر پانچ دلیلیں لکھی ہوں مخاصم صاحب اُس کے اثبات پر یا اس کے ابطال پر یعنی جیسا کہ رائے اور اعتقاد ہو صرف ایک ہی دلیل پاپندی نہیں شرائط اور انہیں حدود کے اشتہار ہذا میں ہم ذکر کر کچھے ہیں اپنی الہامی کتاب سے نکال کر دکھلاؤ یں۔﴾